

گوتم بدھ: حیات و افکار (تنقیدی مطالعہ)

محمد فرید*

Abstract

This article deals with the personality of Goutama Buddha and critically explained his teachings in an unbiased and impartial manner. He had no belief in worship and sacrifices. He got himself contented after having attained the salvation from just the cycle of birth and death and remained silent over the question of God (Brahman). Buddha presented a concept or idea that every man had got five stages and told about the eight theorems of leading the life. In these lines the personality and teachings of Goutama Buddha have been discussed elaborately.

تلخیص

سدھارتھ گوتم بدھ کی پیدائش پر نجومیوں نے پیش گوئی کی کہ یہ بچہ بڑا ہو کر بادشاہ بنے گا یا بہت بڑا راہب۔ وہ بچپن سے ہی غور و فکر کرنے والا تھا۔ وہ دنیا سے دکھ، درد اور گناہوں سے چھٹکارا پالینے کے لیے نروان کے راستے کا مسافر بن گیا۔ سات برس بن میں جوگ اختیار کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ کسی کو مت ستاؤ اور سب پر رحم کھاؤ، یہی نجات کا سچا راستہ ہے۔ گوتم بدھ نے دنیا میں بدھ مت کی بنیاد رکھی اور آج دنیا میں ۲۰۰ ملین سے زائد بدھ موجود ہیں۔

* لیکچرار شعبہ اُردو، اوپی ایف بوائز کالج ایچ ایٹ فور، اسلام آباد۔

کلیدی الفاظ: سدھا رتھ گوتم بدھ، راہب، نروان، جوگ، دکھ، درد، رحم، نجات کا راستہ، بدھ۔

ہند سندھ دھرتی نے اپنے ہزاروں سالہ طویل سفر میں لاتعداد راہب، سنی، گرو اور اولیاء پیدا کیے ہیں۔ مشرق میں خدا اور انسان کے مابین ایک ہم آہنگی ازل سے موجود ہے۔ روحانی تجربات بالخصوص ہندوستان میں ایک بھرپور سیاسی اور ثقافتی اساس رکھتے ہیں۔ اس دھرتی میں خدا کا ابدی وجود زندگی کی سب سے بڑی سچائی سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان میں مذہبی و فکری سرگرمی کا ابتدائی و باقاعدہ آغاز دسویں تا پندرہویں صدی قبل مسیح سے ملتا ہے۔ اس دور کی ہندوستانی فکری تاریخ میں مابعد الطبیاتی مسائل پر غور و فکر کا رجحان زیادہ نمایاں ہے۔ یہاں مابعد الطبیاتی دنیا کو طبعی حوالے سے دیکھنے کی بجائے طبعی دنیا کو مابعد الطبیاتی نکتہ نظر سے دیکھنے کی کوشش نظر آتی ہے۔ اس دور میں ایسی ہستیاں ہیں جو حالات کے جبر مسلسل میں اپنی موجودگی بطریق احسن ثابت کرتی نظر آتی ہیں۔ نگرنگر کی خاک چھانٹی یہ ہستیاں جاننے اور عرفان ذات کی کھوج میں مسلسل ایک انتہا سے دوسری انتہا کے درمیان بہتی چلی گئیں۔ اسی بہاؤ میں گوتم بدھ بھی شامل ہو گیا۔ فکری مدوجزر میں شرابور عرفان و گیان کی منازل سے ہوتا ہوا یہ راہب بدھ مت کا بانی ٹھہرا۔ آج دنیا بھر میں بدھ کا روحانی وجود اپنے ماننے والوں کو جاڑے میں محلی لحاف کی گرمائش دے کر اپنی آزادی خود حاصل کرنے کا درس دے رہا ہے۔

گوتم بدھ کی پیدائش کے متعلق ایوان کہتے ہیں:

”بدھ کی پیدائش ۵۶۳ قبل مسیح میں ہوئی۔ اس کا نام سدھارتھ رکھا گیا اور خاندانی نام

گوتم تھا۔“^۱

سدھارتھ گوتم ”شاکیہ منی“ (شاکیوں کا بزرگ) کے طور پر بھی مشہور ہوا کیونکہ اس کی پیدائش ۵۶۳ قبل مسیح بمقام سیستی قبیلہ لمبونی (Lumbini) شاکیہ ذات میں ہوئی تھی۔ اس کے والد کا نام شدھودھن تھا جو کپل وستو کے راجہ تھے۔ انکی والدہ کا نام مہا یا دیوی تھا۔ انہیں بودھوں میں وہی عظمت حاصل ہے جو عیسائی مذہب میں حضرت مریم کو

ہے۔ یہ مقام بنارس سے ایک سو میل اتر پورب میں دریائے روہنی کے کنارے نیپال کی سرحدوں کے نزدیک شمالی ہندوستان میں ہے۔ سدھا رتھ ایک ہفتے کا تھا کہ اسکی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کی پرورش اس کی خالہ مہا پر جاپتی گوتمی نی کی جو سدھو دھن کی دوسری رانی بنی۔ یوں سدھا رتھ گوتم کی تربیت کپل وستو کے شہزادہ ہونے کی بنا پر انتہائی ناز و نعم میں ہوئی۔

محمد حفیظ سید لکھتے ہیں:

راجہ شیدو دھن کے ہاں ایک زمانے تک اولاد نہ ہوئی لیکن جب ان کی بیوی کی عمر ۳۵ سال ہوئی تو وہ امید سے ہو گئی۔ ”اسیت نام“ کے گیانی نے پیش گوئی کہ کہ ہونے والا بچہ بڑا بادشاہ ہوگا یا بڑا مہاتما۔

”بالآخر بڑی دعاؤں، قربانیوں اور منتوں کے بعد بڑی بہن جب ۴۵ برس کی ہوئی تو اسے حمل رہا۔ جب زمانہ ولادت قریب آیا تو وہ اس ارادے سے میکے چلی گئی کہ بچہ وہیں ہو۔ لیکن جب رانی لمینی باغ میں پہنچی تو جسم میں درد کی لہریں بڑھنا شروع ہو گئیں اور وہ مجبوراً ایک درخت کے نیچے لیٹ گئی اور اس طرح وہ بچہ کہ جس نے آئندہ گوتم بدھ کے نام سے مشہور ہونا تھا، زیر آسمان پیدا ہوا۔“^۲

گوتم بدھ کی پیدائش کے وقت معجزات کے ظہور پذیر ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ گوتم بدھ پیدائش کے فوراً بعد سات قدم چلے اور گویا ہوئے کہ میں جہان کا مختار کل ہوں اور یہ میرا آخری جنم ہے۔ جب گوتم کو پہلی بار مند ر میں دیوتاؤں کے سامنے پیش کیا گیا تو تمام بت گوتم کے سامنے سر بسجود ہو گئے۔ ان کے ماننے والوں میں یہ عقیدہ بھی پایا جاتا ہے کہ وہ اڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتے تھے، انھوں نے اپنی مُردہ ماں کو بدھ شریعت کی تعلیم دی اور انھوں نے مرنے کے بعد چیلے کی خواہش پر اسے اپنے پاؤں کی زیا رت کرا دی۔ ان کی پیدائش پر ہونے والے معجزات کے بارے میں محمد حفیظ سید بتاتے ہیں:

”جب وہ رحم مادر میں آئے تو بتیں علامتیں ظاہر ہوئیں۔ دس ہزار دنیا نیں روشنی سے بھر گئیں، اندھوں کو آنکھیں مل گئیں، گونگوں کو زبان مل گئی اور بہروں کو کان عطا ہوئے، ٹیڑھے سیدھے ہو گئے، لنگڑے چلنے پھرنے لگے اور قیدی آزاد ہو گئے،

ساری فطرت مسکرا اٹھی، زمین و آسمان کے سارے باشندے خوش ہو گئے، جہنم کی آگ بجھ گئی، معصومین کے عذاب میں کمی ہو گئی۔ وہ دس ماہ رحم مادر میں چار زانوں اس طرح بیٹھے تھے کہ ان کا نوری مجسمہ صاف دکھائی دیتا تھا اور وہ اسی حالت میں دیوتاؤں کو تعلیم دیتے تھے اور تلقین حق فرماتے تھے۔^۳

بیسویں صدی کے عالم حامد عبد اللہ اپنی عربی میں لکھی گئی کتاب ”بدھ فلسفی۔ حیات و فلسفہ“ میں بتاتے ہیں کہ گوتم بدھ کا نام قرآن مجید میں آیا ہے وہ اس کی توضیح بھی پیش کرتے ہیں:

قرآن مجید میں دو جگہ (۲۱:۸۵ اور ۳۸:۲۸) انبیاء کے تذکرے میں جو ذوالکفل، کفل والا شخص کا نام آیا ہے جسے صالحین اور صالحین میں سے کہا گیا ہے تو اس سے اشارہ شاکیہ مئی گوتم بودھ کی طرف ہے۔ اکثر علماء نے ذوالکفل کو بنی اسرائیل کے نبی حزقیل کا حوالہ قرار دیا ہے لیکن حامد عبد اللہ نے اسکی وضاحت یوں کی ہے کہ کفل کپلا کی معرب صورت ہے جو کپلا و ستو کا مخفف ہے۔ عبد اللہ کا کہنا ہے کہ قرآن مجید میں جو انجیر کا ذکر ہے (واتین، ۱:۹۵-۵)

وہ بھی بدھ فلسفی کا حوالہ ہے کہ کیونکہ مہاتما کو روشن ضمیری انجیر کے درخت تلے حاصل ہوا تھا۔^۴

ہندوستان کے دیوتاؤں میں بدھ کا مقام انتہائی بلند ہے:

"Budha has a place among The gods of Indian, His life and teachings will compel the reverence of mankind, give ease to many troubled minds, gladden many simple hearts and answer to many innocent prayers".⁵

سوئمہر کی رسم کے مطابق گوتم کے باپ نے اس کی شادی ۱۶ برس کی عمر میں کنکنا یا پشو دھرا (ماموں زاد) سے کر دی جس سے اس کا بیٹا راہول پیدا ہوا۔ شاہی محل کے پریش ماحول میں اس کی پرورش ہوئی تاہم وہ خود اس ماحول کا خوگر نہیں ہوا۔ وہ بے کل رہتا تھا۔ محل سے سیر کے دوران گوتم نے ایک بوڑھا آدمی، ایک مریض اور جنازہ دیکھا اسے محسوس ہوا کہ بڑھاپے کی ناتوانی، بیماری کی تکلیف اور موت و حیات انسانی کے ناگزیر دکھ کی جھلکیاں ہیں۔ اس نے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ کیا کوئی ایسا انداز حیات ہے جو دکھ پر فتح

اور ذہن کوشاقتی دے سکے۔ اس نے مشاہدہ کیا کہ بیشتر انسان غریب ہیں اور اس محرومی کے سبب مسلسل ابتلاؤں میں گھرے رہتے ہیں حتیٰ کہ دولت مند بھی اکثر مایوس اور ناخوش رہتے ہیں۔ سید محمد حفیظ اس کی ازواج کے متعلق لکھتے ہیں:

”دھنی بودھی کتابیں صرف ایک بیوی پر اکتفا کرتی ہیں لیکن چینی بودھ تین بیویاں بتاتے ہیں شیودھر، گوتمی اور منوہرا، تبت والے بھی تین بیویاں ہی بتاتے ہیں۔“ ۶

۲۹ برس کی عمر میں وہ اپنی بیوی اور بچے کو اکیلا چھوڑ کر ایسے راستے کی جستجو میں جانکا جو اسے حق کی تلاش میں مدد دے سکے۔ سدھارتھ گوتم نے مشرق کی جانب منہ کر کے بودھی درخت کے نیچے بیٹھنے اور آگہی حاصل ہونے تک نہ اٹھنے کا ارادہ کر لیا۔ ۴۹ دن کے مسلسل مجاہدے اور مراقبے کے بعد اماؤس کی رات کو گوتم دھیان کی چار منازل سے گزرا۔ رات کے آخری پہر میں گوتم نے آگہی (بدھی) حاصل کی۔ اس نے کٹھن ریاضت جاری رکھی بال کاٹ لیے، پیلا لباس پہن لیا۔ اور سنیا سی بن گیا۔ اس نے طویل عرصے تک سانس روکے رکھنے اور بھوکے رہنے کی صلاحیت حاصل کر لی۔ لیکن وہ اس مقام سے خوش نہ ہوا کیونکہ یہ اس کی تلاش نہ تھی۔ گوتم بدھ تلاش حق کے سفر میں راج گڑھ پہنچے جو اس وقت راہبوں کا گڑھ تھا۔ گوتم یہاں ’الارہ‘ نامی راہب سے ملے لیکن انکا فلسفہ انہیں متاثر نہ کر سکا۔ اس کے بعد وہ ہندو یوگی ’ادراک‘ سے ہندو فلسفہ کی تعلیم حاصل کرتے رہے وہ بھی گوتم کی تسلی و تشفی نہ کر سکے۔ اس کے بعد گوتم ’’ارولا‘‘ کے جنگل میں جانکلے۔ سخت ریاضت، تپسیا اور بھوک سے وہ نڈھال ہو گئے اور گرنے کے بعد ہوش میں آنے پر سخت مایوسی کا شکار ہو گئے۔ ان کے پانچ قرہبی چیلے بھی ان کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ آپ کو گوہر مراد نہ پانے اور شاگردوں کے ساتھ چھوڑ جانے کا سخت دکھ ہوا۔ اس کے بعد گوتم بدھ فطری طور پر رواقیت (Epicurianism) سے لذتیت (Stokism) کی طرف مائل ہو گئے۔ انھوں نے دو دن کی مسافت کے بعد ’’زنجا راندی‘‘ کے ساحل پر اپنا بسیرا کر لیا اور ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھ کر غور و فکر کرنے لگے:

”اس نے یہ سوچنا شروع کر دیا کہ کوئی ایسا اندازِ حیات ہے جو دکھ پر فتح اور ذہن کو شائق دے سکے“۔^۷

سدھارتھ نے ۶ سال تک سخت ریاضت اور مراقبہ کیا۔ ۳۵ برس کی عمر میں اس نے عرفان حاصل کر لیا۔ اب وہ بنارس کے قریب سارناتھ آ گئے اور تبلیغ شروع کر دی۔ آپ نے ۴۶ سال کی عمر تک محبت، اخلاق، سادگی اور شرافت کی تبلیغ کی اور لوگوں کو سیدھا راستہ دکھایا۔ آپ کے والد، بیوی اور بیٹے نے بھی بدھ مت قبول کر لیا تھا۔

الیکزینڈر ہرن لکھتے ہیں:

آخر کار بہت گیان مراقبہ کے بعد بدھ فلسفی کو ۳۵ سال کی عمر میں مکمل روشن ضمیری حاصل ہو گئی۔ ثانوی تحریروں میں آیا ہے کہ ان کو موجودہ ہندوستان کے علاقے بودھ گیا میں بودھی درخت کے نیچے روشن ضمیری ملی تھی اور اس کے لیے ان کو مارا کے حملوں کا کامیابی سے مقابلہ کر کے اسے پسپا کرنا پڑا تھا۔ یہ حاسد دیوتا بدھ فلسفی کو روشن ضمیری سے دھڑکانے کے لیے طرح طرح کی خوفناک اور لہجانے والی صورتوں میں سامنے آیا تاکہ بودھی کے درخت تلے ان کے مراقبہ میں خلل ڈال سکے۔^۸

بدھ مت کے خیالات نے دنیا کو ایک نئی راہ دکھائی۔ ایسے راستے کی جستجو گوتم کی زندگی میں بنیادی قوت اختیار کر گئی جو انسان کو یک سوئی اور کامل معرفت یعنی نروان تک لے جانے میں مدد کرے۔ بدھ کے فلسفے کے بنیادی و کلیدی خیالات و نظریات کے حوالے سے ایوان پیگ گریل بتاتے ہیں:

- اس سنسار میں زندگی بنیادی طور پر دکھ ہے۔
- کسی شخص کے اچھے برے اعمال (کرم) کا نتیجہ بہتر یا بدتر دوبارہ جنم ہوتا ہے۔
- اعلیٰ ترین مقصد آواگون کے چکر سے نجات (نروان) حاصل کرنا ہے۔
- آٹھ نکاتی صراطِ مستقیم پر چل کر نروان حاصل ہوتا ہے۔
- ہر ایک کو تمام مخلوقات کے ساتھ ویسا سلوک کرنا چاہیے جیسا وہ اپنے ساتھ کرتا ہے۔

- بودھی (Buddhist) تمام مخلوقات کی مسرت حاصل کرنے کی جد و جہد کرتا ہے۔
- کسی شخص کو کوئی عقیدہ تبھی قبول کرنا چاہیے جب اس کا اپنا تجربہ اسکی جانچ کر لے۔“ ۹

گوتم بدھ کے دور میں مقبول عام ویدک مذہب زوال پذیری کا شکار ہو کر محض رسومات پر مبنی حیثیت حاصل کر چکا تھا۔ ہندو معاشرہ ذات پات اور نسبی گروہ بندیوں کا شکار ہو چکا تھا۔ معاشی استحصال اور معاشرتی تقسیم نے لوگوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا تھا۔ دیگر نو جوانوں کی طرح سدھارتھ بھی غیر یقینی اور غیر فطری کی ان جکڑ بند یوں سے نجات حاصل کر کے برہمن و شودر کو برابری دلانے کے لیے سوچ و فکر کا نیا نظام لانے کی کوششوں میں اپنا کردار ادا کر رہا تھا۔ گوتم بدھ نے لوگوں کو ایک منفرد اور جدید اخلاقی نظام سے روشناس کرایا اور اخلاقیات کے نئے قوانین مرتب کیے جن کو چار درجات میں تقسیم کیا گیا۔ زیر رانان کی تفصیل یوں بتاتے ہیں:-

”۱۔ کپنا یعنی شفقت و محبت

۲۔ میتری یعنی انسان دوستی

۳۔ مدیتا یعنی ہمدردی

۴۔ اپیکشا یعنی عاجزی، انکساری، غیر جانبداری اور ذات کی نفی“ ۱۰

انسان بدھ کے فلسفے کا مرکز و محور ہے۔ وہ اپنی تقدیر کا نہ صرف خود خالق ہے بلکہ اچھے اور برے تمام فیصلوں کا ذمہ دار ہے۔ یہ دنیا فانی ہے اور ابدی زندگی اس سے یکسر مختلف ہے دنیا میں انسان ایک امتحان سے گزرتا ہے۔ بدھ نے کرم اور دوبارہ جنم کے فلسفے کی نئی توضیح پیش کی۔ بدھ نے اپنے ماننے والوں کو نئے جنم کو خوشگوار بنانے کے لیے اپنی خودی کو روشن رکھنے کا حکم دیا:

"Be a lamp to yourself. Be a refuge to the truth. Do not look for refuge to anyone besides yourself." 11

نروان حاصل کرنے کے بعد گوتم بدھ اپنے تجربات دوسروں کے ساتھ بیان

کرنے سے ہچکچاتے تھے۔ شروع میں انھوں نے اپنے عقائد دوسروں تک بطور تبلیغ سامنے نہ رکھے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے دیوتاؤں برہما اور اندر کے کہنے پر اپنی تبلیغ کا آغاز کیا اور ہرن باغ میں اپنے پانچ چیلوں کے ساتھ پہلی بار سچائی کے چار اصولوں کا پرچار کیا۔ بدھ مت کسی قائم شدہ روایت سے کٹاگ اور انفرادی طور پر دعوتِ تبلیغ دینے پر زور دیتا ہے اس تبلیغ کا نقطہ خاص انفرادی تجربے سے روشن ضمیری حاصل کرنا ہے۔ بدھ اپنے ماننے والوں کو برسات کے تین مہینوں میں ایک جگہ قیام کرنے اور مزید سفر نہ کرنے کا درس دیتے تھے اسے ”ورثک“ کہا جاتا تھا جس کا مقصد بدھوں کو لوگوں کو اس مشکل موسم میں تکلیف نہ دینا تھا۔ برسات کے موسم میں گوتم بدھ کا زیادہ قیام ریاست کوشلہ کی راج دھانی شراوتی کے جٹاون جھاڑ کے مقام پر بسر ہوتا تھا۔ جٹاون کے مقام پر ہی ایک خانقاہ تعمیر کر دی گئی تھی جس میں گوتم نے چھ غیر بودھ مکاتیب فکر کو اپنی روشن ضمیری کی طاقت سے بودھ مکتبہ فکر میں داخل کر دیا تھا۔ بدھ مت کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے ایک راہب سرمنڈاتا ہے، پہلے لباس میں ساتھیوں کے ساتھ رہتا ہے، مطالعہ اور مراقبہ کو اپنی زندگی میں شامل کرتا ہے اور مجرذ زندگی گزارتا ہے، شراب نوشی اور دیگر نشوون سے اپنا دامن بچاتا ہے، تذکیہ نفس کرتے ہوئے دوسروں کی مدد کرنے کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ چونکہ بدھ مت میں عبادات کے اوقات مقرر نہیں اس لیے ایک راہب اور عام بدھ جب آسانی محسوس کریں اپنے نفس کی آلائشیں صاف کرنے کے لیے عبادت کا سہارا لیتے ہیں۔ سدھارتھ گوتم کے پہلے وعظ کو ”دھرم کے پہلے کا موڑ“ کہا جاتا ہے۔ سدھارتھ گوتم نے زندگی کے آخری ۴۵ سال شمالی ہندوستان کے سفر میں گزار دیے۔ بدھ نے علتوں کی چار خاصیات بیان کیں۔ ۱۔ ظاہری چیزوں سے لگاؤ ۲۔ طلب ۳۔ عدم تغیر اور ۴۔ مشروطیت۔ بدھ نے ہر شخص کے پانچ چیزوں (سکندھوں) پر مشتمل ہونے کا نظریہ پیش کیا۔ ۱۔ جسمانی روپ ۲۔ جذبات ۳۔ فہم ۴۔ ہیجان ۵۔ شعور۔ بدھ مت کی دو بڑی شاخیں ہیں۔ بقول مائیکل ہارٹ:

”اس کی دو شاخیں اہم ہیں۔ ’تھروید‘ جو جنوبی ایشیا میں مقبول ہے اور جسے مغربی حکما بدھ کی حقیقی تعلیمات کے قریب ترین مانتے ہیں۔ دوسری شاخ ’مہایانا‘ کہلاتی ہے جس کے پیروکار تبت، چین اور شمالی ایشیا میں اکثریت میں ہیں۔“^۶

گوتم بدھ انسان کے بار بار رجنم لینے پر یقین رکھتے ہیں۔ نظر یہ کرم کے تحت جیسے ہی کوئی انسان، دیوتا یا جانور مرتا ہے تو اس کی پہلی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے خوش گوار یا ناخوشگوار اگلی زندگی کا جنم دیا جاتا ہے۔ وہ سبب جو نئی زندگی کا باعث ہوتا ہے وہ ترشنا ہے۔ ہر فرد فنا ہوتے ہی اپنی نیکیاں یا برائیاں نئی زندگی یا جنم میں منتقل کر دیتا ہے۔ بدھ مت میں سیدھا راستہ چار حقائق پر مشتمل ہوتا ہے غم، سبب غم، انسداد غم اور فنا غم۔ اس اجمال کی تفصیل دین محمد شفیع عہدی پوری یوں بیان کرتے ہیں:

۱۔ زندگی دکھ کا نام ہے یعنی یہ زندگی جو ہر ایک کو بھلی معلوم ہوتی ہے اس میں درد و غم ہمیشہ کے لیے اور خوشی ایک پرندے کی مانند ہے جو انسانی زندگی کے درخت پر گھڑی دو گھڑی کے لیے بیٹھتا ہے۔

۲۔ دکھ کا ایک سبب ہوتا ہے یعنی یہ سبب زندگی کی سہولیات حاصل کرنے کے لیے خواہش، طلب آرزو کے باعث پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ دکھ کا خاتمہ کیا جاسکتا ہے یعنی زندگی خواہشات اور آرزوؤں کے بغیر بسر کی جائے تو اس عظیم سچائی یعنی دکھ سے نجات ممکن ہے۔

۴۔ دکھ سے نجات کی راہ موجود ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ بدھ مت دکھ بھری دنیا میں اپنے پیروکاروں کو نجات کی راہ دکھاتا ہے۔“^{۱۳}

گوتم بدھ کے ہم عصروں یا خود انکی لکھی ہوئی کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ گوتم کی وفات کے تقریباً ۳۰۰ برس بعد سے ان کی ذاتی زندگی اور عقائد و نظریات کے بارے میں معلومات ملتی نظر آتی ہیں۔ گوتم کے ابتدائی افکار تری پٹا کا (تین ٹوکریوں) میں محفوظ ہیں جو ۲۴۱ قبل مسیح میں پالی زبان میں لکھے گئے۔ اعتزاز احسن اس کے متعلق لکھتے ہیں:

”تری پٹاکا (تین ٹوکریاں)؛ ۱۔ دٹایا پٹاکا: اس میں عمل کے طریقے بتائے گئے ہیں۔

۲۔ سٹا پٹاکا: اس میں تمثیلوں کی صورت میں وعظ اکٹھے کیے گئے ہیں۔

۳۔ ابھی دھما پٹاکا: اس میں فلسفے کے مباحث شامل ہیں“۔ ۱۴

بدھ کی تعلیمات کے مطابق مراقبے یا ارتکاز فکر (دھیان) کا ایک زبردست طریقہ تزکیہ نفس ہے۔ جسم، خیالات اور اصولوں پر غور و فکر کے لیے بھی ایسی ہی تعلیمات دی گئی ہیں کہ جن کی مدد سے دنیا کی اشیا سے تزکیہ نفس کی خاطر ناطہ توڑ کر نروان حاصل کرنا ہے۔ ایون پی مک گریل لکھتے ہیں:

بندھن توڑنا اور طمانیت نروان ہے۔ تب کوئی خواہش نہیں رہتی، اس لیے دکھ بھی نہیں ہوتا۔

بدھ نے کہا۔ میرے اندر علم اور بصیرت ظاہر ہوئی۔ میری نجات یقینی ہے میں دوبارہ جنم

نہیں لوں گا۔ یہ میرا آخری جنم ہے۔ یہ ہے نروان۔ بدھ مت کا مقصد حیات مکمل شانتی،

کاملیت اور فنا پذیری کو نروان کہتے ہیں۔ بدھ نے نروان کو ناقابل بیان کیا۔ نروان کے لفظی

مطلب توجھا ہوا یا گل کے ہیں لیکن اصطلاحاً ہم یہ کہیں گے کہ نروان روح (آتما) کی

نجات ہے جو فنا سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بعد تمام دکھ، درد، تکالیف اور

خواہشات سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ بالخصوص آواگون کے چکر سے نجات۔ (۱۵)

بدھ مت کے فلسفے کے مطابق بندھن توڑنا نروان ہے۔ تب کوئی خواہش،

خواہش نہیں رہتی اس لیے دکھ بھی نہیں رہتا۔

بدھ کا مقصد حیات مکمل شانتی اور فنا پذیری ہے، یہی نروان ہے۔ بدھ کے مطابق

علم اور بصیرت حاصل کر لینے سے نجات یقینی ہے جیسا کہ انھیں حاصل ہوئی۔ بدھ نے

نروان کو ناقابل بیان قرار دیا ہے۔ یہ آتما یعنی روح سے آزادی حاصل کرنے کا نام

ہے بالخصوص آواگون کے چکر سے ہمیشہ کے لیے نجات حاصل کرنا۔ آتما کا روح کل

(پرماتما) میں فنا ہو جانا نروان، مُکتی یا نجات کہلاتا ہے۔ گوتم نے چونکہ یہ سب حاصل

کر لیا تھا اس لیے اس کا دوسرا جنم اب ممکن نہیں۔ خواہشات کو کچلنا اور جذبات کو ختم

کرنے کی جدوجہد کرنا نروان حاصل کرنے کے لیے بنیادی شرط ہے۔ بعض ناقدین گوتم

بدھ کے اس فلسفے سے اتفاق نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں علی عباس جلالپوری لکھتے ہیں:

گوتم بدھ کا دین ایک نظامِ اخلاق ہے جس کی اقتدا شخصی اور منفی ہیں۔ اس میں سماج کی اصلاح یا بہتری کا کوئی سامان دکھائی نہیں دیتا۔ اس کی اخلاقیات تپ تیاگ پر مبنی ہیں۔ جو شخص دنیا کو تیاگ (ترک کر) کے گوشہ نشینی اختیار کر لے وہ کسی کی کیا بھلائی کرے گا۔ گوتم بدھ نے عورت کی بھی مذمت کی ہے۔“ ۱۶

بدھ مذہب قبول کرنے کے لیے کسی رسم کے ادا کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ان آٹھ اصولوں پر عمل کرنے سے نروان حاصل کر کے اس مذہب کی معراج تک پہنچا جاسکتا ہے۔ بقول عادل فراز وہ آٹھ اصول یا سچائیاں یہ ہیں:

”۱۔ سچا یقین ۲۔ سچا مقصد ۳۔ سچا بیان ۴۔ سچا کام ۵۔ سچی زندگی ۶۔ سچی محنت ۷۔ من کی سچی حالت ۸۔ سچا دھیان۔“ ۱۷

مہاتما بدھ نے تیسرے اور چوتھے اصول سچا بیان اور سچا کام کی مزید وضاحت کرتے ہوئے پانچ بنیادی نصیحتیں لوگوں کو کیں۔ ۱۔ کسی کی جان لینے سے گریز کرنا ۲۔ بغیر اجازت کسی کی کوئی چیز استعمال نہ کرنا ۳۔ غیر قانونی جنسی تعلقات قائم نہ کرنا ۴۔ جھوٹ بولنے سے بچنا ۵۔ نشہ آور اشیاء سے گریز کرنا۔ گوتم بدھ نے بڑھاپے کی ناتوانی، بیماری کی تکلیف اور موت حیات انسانی کے ناگزیر دکھوں پر فتح پانے اور ذہن کو شانتی دینے کے لیے نئے اندازِ فکر کی جستجو کی ایسے راستے کی جستجو گوتم کی زندگی میں بنیادی حیثیت اختیار کر گئی جو موروثی دکھوں پر غلبہ حاصل کر لے۔ بدھ افکار میں دکھوں کی تین بڑی اقسام ہیں:

- ۱۔ ایسا دکھ جسے عمومی مظاہر سے ہر آدمی محسوس کرے۔
- ۲۔ وہ دکھ جو زندگی میں کسی مستقل عنصر کی موجودگی کے بغیر ایک سلسلہ علت و معلول کی پابند نشو و نما کے سبب محسوس کیا جائے۔

۳۔ وہ دکھ جو بے ثبات اور تفسیر پذیر زندگی کے سبب پیدا ہوتا ہے۔“ ۱۸

گوتم بدھ کی تعلیمات کے مطابق تبدیلی مذہب کے لیے فرد کو صالح لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، بدھ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا و تفکر کرنا اور عمل صالح سے دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرنا بنیادی شرائط ہیں۔ بدھ ایک سالک کے لیے ان زنجیروں کو توڑنے کا فلسفہ پیش کرتے ہیں:

۱- وہم ۲- بدھ میں شک ۳- رواسم پر یقین ۴- نفس پرستی و ہوس پرستی ۵- نفرت
۶- اس دنیا میں زندگی کی خواہش ۷- جنت کی خواہش ۸- غرور ۹- خود کو صحیح اور سچا
سمجھنا ۱۰- جہالت۔ بودھ مذہب کا بانی بدھ جب پہلی پانچ زنجیریں توڑے گا تو وہ
ارہت ہو جائے گا جب پوری دس زنجیریں پاش پاش کر دے گا تو اسے اس کا مرتبہ
مل جائے گا اور اس مرتبے کے حاصل کرنے کا نام نروان ہے۔ ۱۹

گوتم بدھ کے فلسفے کے مطابق جو چیز و جو د رکھتی ہے وہ مادے سے بنی ہے
اور مادہ فنا پذیر ہے۔ انسانی و جو بھی فانی ہے۔ غم، پیاری، افلاس، امیدوں کا ختم
ہونا اور موت فنا کے مدارج ہیں۔ حرص و آرزو بھی آواگوان سے دور نہیں جانے
دیتی۔ دل کی برائی انسان کا تعلق مادی دنیا سے جوڑ دیتی ہے۔ گوتم بدھ نے انسان
کو مختلف صفات و اغراض کا مرکب کہا جو مادے کا نتیجہ ہیں۔ محمد حفیظ سید اس حوالے
سے بدھ کی بتائی گئی ۲۸ مادی خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں:

(الف) عناصر اربعہ: مٹی، آگ، پانی، ہوا (کل ۴)۔ (ب) حواس خمسہ: آنکھ، ناک،
کان، زبان اور جسم (کل ۵)۔ (ج) مادے کے پانچ خواص: صورت، آواز، بو، مزہ
اور جوہر (کل ۵)۔ (د) جنس مذکر اور مونث (کل ۲)۔ (ر) تین ضروری حالتیں:
خیال، قوت / حیات، مکان و زمان (کل ۳)۔ (س) اطلاع کے دو ذرائع: گفتگو اور
اشارہ (کل ۲)۔ (ش) زندہ اجسام کی سات صفتیں: بحال ہونے کی صلاحیت، مجتمع کی
صلاحیت، تصرف کی صلاحیت، ستدا، انحطاط، تغیر اور چلک (کل ۷)۔ تمام: ۲۸۔ ۲۰

گوتم بدھ کے فلسفے کے مطابق تمام انسان برابر ہیں۔ ہر ایک کی بات سنی چاہیے اور
اسے عزت دینی چاہیے۔ عورتوں اور مظلوموں کو تحفظ دینا چاہیے۔ اس میں مصالحتی حکمت
عملی کے تحت سزائیں نرم اور محاصل معتدل رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔ غریب کی مدد کر کے
غربت کا خاتمہ کرنا، کسانوں کو بیج اور مویشیوں کے لیے چارہ مہیا کرنا، تاجروں کو کاروبار
کے لیے سرمایہ فراہم کرنا اور مزدوروں کو مناسبتیں دینا حکمرانوں کی ذمہ داری
ہے، گوتم بدھ نے ہندومت کے ذات پات کے نظام کو چیلنج کیا اور سماج کے ہر فرد کو
اہمیت دے کر صدیوں پرانے فرسودہ اور غیر فطری نظام کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کیا:
بدھ مت کے باعث ہندووانہ ذات پات کے نظام خصوصاً بدشاہوں کے خلاف

بغاوتیں بڑھ گئیں اور ذات پات کا نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا۔ اس طرح قبائلی انداز میں چلنے والا پرانا نظام، ذات پات کے جاگیر داری ڈھانچے میں ڈھلا اور اس کے بعد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا۔ اور اس طرح صدیوں تک ٹوٹا چلا گیا۔^{۲۱}

گوتم بدھ نے کہا کہ آدمی کو اپنے اوپر قابو رکھنا چاہیے۔ دوسروں کے ساتھ نفرت کا نہیں پیار کا سلوک کرنا چاہیے اور صاف ستھری زندگی بسر کرنی چاہیے۔ گوتم بدھ نسبتاً ہندو تھے لیکن انھیں اپنے دھرم کی کچھ باتیں پسند تھیں اور کچھ سے وہ اتفاق نہیں کرتے تھے۔ ان کا پرستش اور قربانیوں پر اعتقاد نہ تھا۔ انھوں نے محض پیدائش اور موت کے چکر یعنی آواگوان سے نجات حاصل کرنا (نروان) ہی کافی بتایا اور خدا (برہمن) کے بارے میں مکمل خاموشی اختیار کی۔ آزاد سلہری لکھتے ہیں:

انہوں نے ہندومت کے بعض عملی طریقے یعنی ضبط نفس (برہم چریہ) اور یوگ (مراقبہ) وغیرہ کو اختیار کیا اور بعض نظری اصول بھی تسلیم کیے مثلاً ۱۔ آواگوان کا نظریہ یعنی انسان پیدا ہوتا ہے، مرتا ہے اور مرکر دوبارہ پیدا ہوتا ہے اور پیدائش اور موت کا یہ سلسلہ برابر چلتا رہے گا تا وقتیکہ انسان کو نروان حاصل ہو جائے ۲۔ کرم کا نظریہ یعنی انسان کا دوسرا جنم اس زندگی کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے اگر اس زندگی میں کسی کے اعمال اچھے ہیں تو دوسرے جنم میں اس سے بہتر حالت میں پیدا ہوگا اور اگر خراب تو اس سے بھی ستم حالت میں ۳۔ دنیا کی تکالیف کا سبب لاعلمی (اودیا) اور خواہشات (کام، ترش) ہیں لیکن اس سے نجات حاصل کرنے کا جو طریقہ انھوں نے بتایا وہ ہندوؤں سے مختلف تھا۔^{۲۲}

بدھ مت کے فلسفے کے مطابق کوئی آدمی پیدائشی باہمن نہیں ہوتا بلکہ جو نیک اعمال کرے یا تپسیا کرے صرف اسے ہی نروان مل سکتا ہے۔ موجودہ دور میں بدلتے حالات سے باہر تمدن اور اندرونی اختلاف، نسلی تفاوت، علاقائی اثرات اس مذہب پر پڑنے سے اس میں کئی تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں۔ بودھ مذہب میں دو بڑے فرقے ”مہایان“ اور ”ہنیان“ بن چکے ہیں۔ اس کے علاوہ سولہ چھوٹے فرقے بھی ہیں۔ تبت، چین، جاپان، نیپال، شمال کے بدھ ماہنیان کے قائل ہیں۔ ”ہنیان قدیمی بودھ مذہب کے ماننے والے ہیں جو زیادہ تر سری لنکا اور برما میں پائے جاتے ہیں۔ یہ خدا کے وجود اور عدم وجود سے سروکار نہیں رکھتے ہیں اور نہ ہی روح کے قائل ہیں۔“ ”ماہنیان“ بدھ ستوپوں پر یقین رکھتے

ہیں۔ یہ بدھ کو پُر اسرار اور مافوق الفطرت ہستی مانتے ہیں۔ یہ دیوی دیوتاؤں کے بھی قائل ہیں مختلف دیوتاؤں اور مورتیوں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ مہایان فرقے کا بانی ”ناگارجن“ ہے جس نے اس مذہب میں خدا اور دیوتاؤں کو شامل کر کے جہاں اسے ہر دلعزیز بنا دیا وہاں اس میں بُت پرستی داخل کر کے اسے گوتم بدھ کی عام تعلیمات سے دور بھی کر دیا۔ آج دنیا کے اکثر علاقوں میں ایرانی، رومن اور یونانی دیوتاؤں سے بھرپور یہ عقیدہ عام ہو چکا ہے۔ خورشید احمد لکھتے ہیں:

ابتداء میں بدھ مت میں بت پرستی کا رواج نہیں تھا مگر آہستہ آہستہ ہندو مت کے اثرات کے باعث جہاں اور بہت سی بری رسمیں اس مذہب میں داخل ہوئیں وہاں بت پرستی کا رواج بھی شروع ہو گیا حالانکہ بت مت کے خلاف ایک رد عمل تھا اور اس میں ذات پات کے ظالمانہ نظام کی نفی کی گئی تھی لیکن یہ پورتتا (پاکیزگی) زیا دہ عرصہ قائم نہ رہ سکی۔^{۲۳}

بدھ مت ایک انسان دوست مذہب ہے جس نے کسی بھی شکل میں الوہی حاکمیت کا دعویٰ نہ کیا۔ اس نے اپنی تمام نجاتوں اور کامرانیوں کو انسانی کوششوں اور ذہانتوں سے جوڑا ہے۔ عدم تشدد، قناعت، جنسی بے راہ روی سے بچنا، راست بازی، غصے پر قابو، تمام مخلوقات میں برابری، دردمندی، غیر جانبداری، دوستانہ رویہ، ہمدردانہ مسرت جیسی خصوصیات اسے عالمگیر مذاہب کی فہرست میں شامل کرنے کے لیے جواز فراہم کرتی ہیں۔ عالمی ہم آہنگی ایک خواب ہے۔ گوتم بدھ کے فلسفے کے ذریعے پوری دنیا کے انسان، انسان دوستی کے پیش نظر چیزوں کے بارے میں مثبت نقطہ نظر اختیار کر کے اس خواب کی تعبیر نکال سکتے ہیں:

"Buddha's philosophy of life viewed in the light of modern needs, this could be achieved only if there are men of good will all the world over, right leadership, inspired by humanism, a human view of things, a human assessment of strength as well as weakness of man".²⁴

گوتم بدھ کی موت ۴۸۳ قبل مسیح میں ہوئی۔ اپنا جانشین مقرر کرنے سے بدھ کے گریز اور سنگھ (جماعت) میں ہر ایک کو برابر اہمیت دے کر خصوصی سرپرستانہ استحقاق کا استرداد اس

کی جمہوری ترجیح کو واضح کرتا ہے۔ ۲۶۹ تا ۲۳۲ قبل مسیح ہندوستان پر حکمرانی کرنے والا شہنشاہ 'اشوک' بدھ کی تعلیمات پر عمل کر کے مثالی شہنشاہ بن گیا۔ اس وقت دنیا میں تقریباً ۲۰۰ ملین سے زائد بدھ موجود ہیں۔

بقول ایثار حسین:

ہزاروں سال قبل آپ نے اپنی عبادات، تجربات کا نچوڑ پیش کر دیا تھا کہ یہ دنیا دکھوں اور غموں کا گھر ہے۔ جتنی جلدی ممکن ہو اس دنیا سے نجات حاصل کر لینی چاہیے۔ غالباً صافجے یہ شعر لکھ کر اسکی تصدیق کر دی تھی کہ دکھوں اور غموں سے نجات حاصل کرنے کا واحد حل صرف موت ہی ہے۔

قید حیات و بندِ غم اصل میں دونوں ایک ہیں

موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں؟^{۲۵}

آپ نے ۸۰ سال عمر پائی اور اتر پردیش میں بنا رس سے ۱۹۰ کلو میٹر دور کشی نارا (کشینگر) میں آخری سانس لیا۔ گوتم بدھ کی رحلت کے بعد ان کے بدن کو آگ لگا دی گئی اور انکی خاک کو چار متبرک جگہوں پر ستوپوں میں رکھوا دیا گیا۔ آج یہ جگہیں بدھ مت کے ماننے والوں کے لیے انتہائی اہم زیارت گاہیں ہیں ان میں ”کمینی“ جہاں بدھ مت کے بانی گوتم بدھ کی ولادت ہوئی، ”بودھ گیا“ جہاں بدھ کو روشن ضمیری یعنی نروان ملا، ”سارناتھ“ جہاں پہلی بار انہوں نے اپنے دھرم کی تعلیمات دیں، ”کشینگر“ جہاں گوتم بدھ کا انتقال ہوا۔

حوالہ جات

- ۱۔ ایون پی مک گریل، ”مشرق کے عظیم مفکر“، مترجم، یاسر جواد، (لاہور، تخلیقات؛ جنوری ۱۹۹۷ء)، ص ۴۵۔
- ۲۔ محمد حفیظ، سید، ”گوتم بدھ: زندگی اور افکار“، (لاہور، آزاد انٹر پرائزز، س۔ن)، ص ۲۳۔
- ۳۔ ایضاً، ص ۸۶۔
- ۴۔ الیگزینڈر برزن، ”بدھ مت اور اسلام“، مترجم، ڈاکٹر امجد علی بھٹی، (لاہور، فکشن ہاؤس، ۲۰۱۲ء)، ص ۱۱۲۔
- ۵۔ رادھا ایس کرشنن، ڈاکٹر (Radha S. Krishnan, Dr)، Indian Philosophy (نیویارک، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، ۱۹۸۹ء)، ص ۶۹۔

- ۶۔ محمد حفیظ، سید، ”گوتھم بدھ: زندگی اور افکار“، ص ۲۴۔
- ۷۔ ایون پی مک گریل، ”مشرق کے عظیم مفکر“، مترجم، یاسر جواد، ص ۳۵۔
- ۸۔ الیگزینڈر برزن، ”بدھ مت اور اسلام“، مترجم، ڈاکٹر امجد علی بھٹی، (لاہور، فکشن ہاؤس، ۲۰۱۲ء)، ص ۳۳۔
- ۹۔ ایون پی مک گریل، ”مشرق کے عظیم مفکر“، مترجم، یاسر جواد، ص ۴۳۔
- ۱۰۔ زیبر رانا، ”پاکستان میں تہذیب کا بحران، تخلیقات“، (لاہور، ستمبر ۱۹۹۷ء)، ص ۲۸۱۔
- ۱۱۔ الیگزینڈر برزن، ”بدھ مت اور اسلام“، مترجم، ڈاکٹر امجد علی بھٹی، ص ۳۳۔
- ۱۲۔ ہین کریک ڈوملن، ایڈیٹر (Heinkrick Dumonlin, Editor)، "Buddhism in the Modern World"۔
- (نیو یارک، میک میلن پبلیشرز، ۱۹۷۶ء)، ص ۱۱۔
- ۱۲۔ مائیکل ہارٹ، ”عظیم آدمی“، مترجم، محمد عاصم، مشمولہ: گوتھم بدھ، (لاہور، تخلیقات، فروری ۲۰۰۱ء)، ص ۴۳۔
- ۱۳۔ دین محمد شفیع عہدی پوری، ”فلسفہ ہند و یونان“، (لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۵۷ء)، ص ۳۱-۳۲۔
- ۱۴۔ اعجاز احسن، ”سندھ ساگر اور قیام پاکستان“، مترجم، متنصر جاوید، (اسلام آباد، دوست پبلی کیشنز، سن)، ص ۸۲۔
- ۱۵۔ ایون پی مک گریل، ”مشرق کے عظیم مفکر“، مترجم، یاسر جواد، ص ۵۰۔
- ۱۶۔ علی عباس جلاپوری، ”روایات تمدن قدیم“، (جہلم، خرد افروز، ۱۹۹۱ء)، ص ۲۰۰۔
- ۱۷۔ عادل فراز، ”اخلاقیات مذاہب عالم کی نظر میں“، (لاہور، اپنا ادارہ، ۲۰۰۲ء)، ص ۶۲-۶۳۔
- ۱۸۔ الیگزینڈر برزن، ”بدھ مت اور اسلام“، مترجم، ڈاکٹر امجد علی بھٹی، ص ۱۵۔
- ۱۹۔ محمد حفیظ، سید، ”گوتھم بدھ: زندگی اور افکار“، ص ۶۳۔
- ۲۰۔ ایضاً، ص ۵۷۔
- ۲۱۔ کرشن کمار، ”گوتھم بدھ: راج محل سے جنگل تک“، مترجم، خالد ارمان، (لاہور، نگارشات، ۲۰۰۲ء)، ص ۲۳۹۔
- ۲۲۔ آزاد سلاہی، ”مذاہب عالم“، (لاہور، آزاد انٹر پرائزز، ۲۰۰۸ء)، ص ۱۱۰۔
- ۲۳۔ خورشید احمد، ”اسلامی نظریہ حیات“، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ، (کراچی، کراچی یونیورسٹی، ۱۹۸۶ء، طبع دوم)، ص ۵۷۔
- ۲۴۔ جی۔سی۔ دیوبدھا (G.C.Dev Buddha)، "The Humanist"، (ڈھاکہ، پیرا مائونٹ پبلیشر، ۱۹۶۹ء)، ص ۱۸۳۔
- ۲۵۔ ابٹار حسین، ”ہندوستان کے عظیم لوگ“، (لاہور، بک ہوم، ۲۰۰۵ء)، ص ۵۴۔